بمبئی ۔ دوشنبہ ۲۵ شوال المکرم ۱۳ مطابق ۲۶ فروری سنہ ۱۹ع

مغل متہ الجیش
سب بھگت لینگے

سرحد پر بہت ہی بیچ سازشیں کر رہی ہیں جنکو
ملکش اور بارہا ہمیں گورنمنٹ خوب سمجھتی ہے
جو دیجاتی ہے اسکی وجہ چاہے تو یہ سمجھو کر زمانہ
بینو جسے یا یہ سمجھو کہ واقعی ہماری عالی حوصلہ
دل پسند ہے اسواسطے یہ اونکی مخالفانہ کارروائیون
پر ہونی کرجاتی ہے مگر بقول شخصے کیسے صبر اگر
مبری نہایت ہووے ۔ بر تحمل جو تحمل کی نہایت ہووے
اونکی شرارتون سے ابتو ہماری گورنمنٹ عاجز آگئی ہے
اور نے سمجھ لیا کہ بغیر درست ہوئے یہ اپنی شرارتون سے باز
نہیں آئینگے اسلئے مناسب بندوبست کرنے لگے ہاتھ ان کی
[illegible]

یہ سب لینے کی باتین ہیں

لندن کے انگریزی اخبارات بھی ایسی بے تکی خبرین اوڑاتے
رہتے ہین کہ جنکا سر نہ پاؤن ۔ اور بالخصوص ہمارے
امیر بہادر ضیاء الملت والدین کی نسبت تو ایسی ایسی ہی
اڑاتے ہین کہ خدا کی پناہ ۔ پہلے تو یہ مشہور کیا کہ امیر
کا اندرونی میلان روس ہی کی طرف ہے ۔ پھر روس سے
تو دنیا سازی کا سلسلہ چل رہا ہے ۔ اور اب یہ کہ رہے ہین کہ
امیر اور روس کا مستحکم سمجھوتہ ہو گیا ۔ امیر صاحب راضی ہو گئے
یہ خوشی ہوا کہ ہندوستان میں گھس آنے کی اجازت
دینگے ۔ جیسا لندن میں اس کا زیادہ چرچا ہوا تو حاجی
محمد ولی احمد صاحب کرنیل جو واقعی بہادر مسلمان ہیں ان پر نیا
ہوا انہون نے وہ اخبارات امیر صاحب کی خدمت مین
بھیجکر اصل معاملہ بابت دریافت کیا اور اگر کچھ
علاوہ ازین ہو تو انہون نے اپنی جانب سے [illegible]
[illegible]

جان ہے تو جہان ہے

بقول شخصے ۔ ہر بد بخت کے سینہ کا نصیب جاگا کہ
محصورین کی خدا نے رسّی دی ۔ جنرل [illegible] اور لارڈ
نے مل کر ایسا زور مارا کہ کمبرلی پر پہونچ ہی گئے ۔ اگر یہ
نہ پہونچ جاتے دشمن کی فوج تو وہان دس ہزار ہی تھی
جنرل بہادر نے چالیس ہزار فوج کے ساتھ دھاوا بول دیا ۔
بار قسمت کی ہر چہ دیر آید درست آید کی پالیسی پر [illegible]
بھی اوبل اوبل کے حرکت پانی ہو رہا تھا یہ دہاوے کا
جاتے ہی آندھی مینہ کی طرح کمبرلے پر جا پہونچی
جنرل کرونجی کے دیکھ کے ہوش باختہ ہو گئے ۔
کہان چالیس ہزار وہ الگ ہی اونگے او
کر اور چڑھی جانے بعض سامان رسد بمعیت اور
اونکو چلانا پایا ہوتے ہی اندر کی ادہر فوج ہی حرکت
اور ملی ہی دنون تو جو انہون نے جنرل کرونجے کو گھیر لیا تھا
[illegible]

سٹ پٹا گئے

دیکھا حضرت آپنے ڈچون کا جوش اور دلی بہادری - ہم تو پہلے ہی کہ چکے تھے کہ ہمارا برٹش گورنمنٹ کی ٹڈی دل فوج کو دیکھکر اونکے اوسان باختہ ہو جاینگے - یہ بھی اتفاق کی بات تھی کہ دو چار موقعوں پر ہمارے فوج کو شکست ہو گئی ورنہ ڈچون کی کیا مجال تھی جو ہماری بہادر فوج کو میدان جنگ سے ایک قدم بھی پیچھے ہٹا سکیں - اب ہماری فوج ذرہ سنبھلی ہے جسکا نتیجہ ابھی سے محسوس ہونے لگا - ۱۰ فروری کا تار مظہر ہے کہ جب جنرل کرونجی کو ہماری فوج نے چھ موت میں دبا لیا تو بہت گھبرائے اور التوائے جنگ کی درخواست کی - مگر لارڈ کچنر بہادر نے نامنظور کیا اور کہلا بھیجا کہ فوراً گردن اطاعت جھکا دو یا اپنی جانیں ہمارے داروں کی نذر کردو - جنرل کرونجی نے اطاعت قبول کرنے پر مرنے کو ترجیح دی اور لڑائی جاری ہو گئی - ہزار فوج برٹش - ۴ ہزار بہادروں کے اونکے بیچ آ پھنسی ہے - اگرچہ ان ڈچون کو ہماری فوج نے ہر طرف سے گھیر لیا ہے مگر تاہم وہ جان توڑ کر لڑ رہے ہیں - کیمبرلی کی برٹش فوج نے اونکی ایک مورچہ پر قبضہ کرنے کی کوشش کی مگر ڈچون نے ایسا ترکی بترکی جواب دیا کہ ہماری فوج کو ناکام لوٹنا پڑا - گھر جانیپر بھی انکا یہ حال ہے کہ اطاعت قبول کرنا جانتے ہی نہیں - آٹھ ہزار سپاہی الیس ہزار کے محاصرہ میں پھنس گئے ہیں - ہی کم بختوں نے اطاعت کرنے سے انکار کیا اور نا شروع کر دیا - عجب بے حیا اور غیر مہذب لوگ ہیں کہ وہ دور اندیشی نام کو نہیں چھو گئی ہے - یہ تو خدا نے ہماری ہی فوج کو حیا دار کیا ہے کہ جب دیکھا کہ بے طرح گھر گئے ہیں اور [illegible]

لگے بھاگنے

ہم تو پہلے ہی کہ چکے تھے کہ ڈچ ہماری بہادر گورنمنٹ سے کہاں تک مقابلہ کرینگے - انکی بساط کیا ہے انکا جوش بہادروں کی گھٹا کیطرح تھا کہ ابر آیا اور برستا ہوا چلا گیا - اب وہ جوش کہاں گیا کون سی ہوا اوسکو اوڑا لیگئی - اسی منہ سے یہ کہا گیا تھا کہ حضور ملکہ معظمہ کو اپنی رعایا ہی بنا کر چھوڑینگے چھوٹا منہ بڑی بات - اونکو تو اپنی رعایا بنانے کا خیال کرنا تو گویا ہوا کو مٹھی میں باندھنا آسمان کے تارے کو زمین پر لانا ہے پہلے اونکی رعایا کو تو اپنی رعایا بنا کر دکھاؤ - ایسے انگلی کے لگانے سے روئے جانے ہو گئے کہ بچے بھی کہیں ٹھکانہ نہ لگیگا - اسی برتے پر یہ بڑھ بڑھ کر باتیں ہو رہی تھیں کہ بہادروں نے دو ہی چار حملوں میں پیٹھ دکھانے لگے - تو میں چھین لے جانا سپاہیوں کو پکڑ لیجانا سب بھول گئے اب بھاگنے کے سوا کچھ سوجھتا ہی نہیں - ہمارے جنرل لارڈ روبرٹس بہادر ۱۷ فروری کو تار دیتے ہیں کہ پانچویں ڈویژن نے ایک طرف سے دریائے ٹوگیلا کو عبور کرکے دشمن کی فوج کے پچھلے حصے کو مار کر بھگا دیا - اور ہماری بحری توپوں نے اس قدر ہوائی دار گولے چلائے کہ دشمن کی توپیں بیکار ہو گئیں - شاباش بہادری اسی کا نام ہے مدبری اسی کو کہتے ہیں کہ پیچ ہی میں سے حملہ کرکے دشمن کی فوج کے پچھلے حصے کو بھگا دیا - سینہ بسینہ ہو کر مقابلہ کرنا تو جاہلوں کا کام ہے - اسکو جاہلانہ بہادری کہتے ہیں ہماری فوج کا تو یہ اصول ہے کہ سانپ بھی مرے اور لاٹھی نہ ٹوٹے اب ذرہ بارش نے دم لیا تو دیکھئے ٹوگیلا کا جوش بھی ڈچون کے جوش کے مانند اوتر گیا ہے اب ہماری فوج ڈچوں کی خبر لیگی -

یہ نہ کرتے تو کیا کرتے

ہماری فوج مصلحت وقت دیکھکر کام کرتی ہے ڈچون پر دانت پیس پیس کر پہلے بہت زوروں سے کرتی ہے پھر بھی ذرہ رخ بے رخ کا خیال رکھتی ہے جہاں دیکھا کہ لڑائی کا رخ بدلا تو فوراً اونہوں نے اپنا رخ بھی بدل دیا - درحقیقت عقل اسی کا نام ہے کہ اگر کسی موقعہ دیکھا کہ دشمن کی تعداد زیادہ کثیر ہے ان سے پیش نہ جائیگی تو اون کی شکل پر لعنت بھیجکر اون سے منہ پھیرا اور ناک کی سیدھ باندھ لی - اور جب دیکھا کہ اپنا پلہ بھاری ہے تو خوب ہی صفائی کے ہاتھ چلائی ہے - قواعد دانی ایسے ہی موقعہ پر کام آتی ہے کہ جب چاہا فوراً آگے بڑھا دیا اور جب چاہا پیچھے ہٹا لیا - ۱۳ فروری کے تار سے معلوم ہوا کہ دشمن کی ایک بڑی فوج نے برٹش فوج پر گولہ باری کی اور چونکہ اون کی فوج بہت بڑی تھی اسلئے برٹش فوج کو رینسبرگ کے تمام مغربی مورچوں کو چھوڑتے ہی بن پڑا - آپ یہ نہ سمجھئے کہ مجبوری ہمارے بہادروں نے ان مورچوں کو خالی کر دیا بلکہ بزدلی ہمارے افسروں نے مصلحت جنگ کے خیال سے سپاہیوں کو پیچھے ہٹا لیا - کیونکہ ہمارے سپاہی ڈچون کے مانند غیر مہذب اور ناکارے تھوڑے ہی ہیں کہ بے موقعہ کٹوا دئے جائیں - اب جلدی کیا ہے کیچڑ سے راستہ بھرا ہوا ہے - کیچڑ خشک ہو جانے دو پھر دیکھئے ہمارے پرجوش سپاہی اگلی پچھلی کسر سب اکٹھا نکال لینگے - یہ تو اپنا اپنا موقعہ ہے - ہمارے سپاہی تو دور اندیشی سے دشمن کی گولہ باری کو فضول کرکے پیچھے ہٹ آئے مگر ڈچون کو اتنی بھی مہلت نہ ملی جان چھوڑا کر بھاگ سکیں -

[illegible]

ہندی فوج کی روک تھام

کابل سرحد پر جو روسی فوج آئی پڑی ہی وہ نہ وہان سے کہیں کو ٹلتی ہے اور نہ کوئی نقل و حرکت ایسی ظاہر کرتی ہے کہ جس سے یہ پتہ چل سکے کہ اس طرف فوج بھیجنے سے روس کا اصلی منشا کیا ہے۔ جنرل اونیکی اگر دوڑ بھاگ دوڑ کا یہ استعمال مقصود ہوتا تو ایک قوم وہین پڑا رہنا چہ معنی دارد بار لوگون نے اسپر جبکہ چہ میگوئیان کی تھین کہ سب قواعد ہنگے اور پہر اور نکل گئے ٹھکانے پہ ایک ہی مرتبہ۔ انجناب علیہ الرحمۃ بڑی مدت سے اسی ادہیڑ بن مین تھے سوچتے سوچتے آخر یہ بات سمجھ مین آئی کہ او [illegible] ہین یہ گویا ہی [illegible] ہے غرض صرف اتنی ہے کہ ہندی فوج جنگ ٹرنسوال مین نہ جا سکے گورنمنٹ کو بھی دھڑکا لگا [illegible] اگر ادہر کا میدان خالی ہوا تو روسی فوج آ کودیگی [illegible] ہماری گورنمنٹ ہندی فوج ہی کی محتاج ہے [illegible] کیا کمی ہے۔ علاوہ ازین فوج ہی کیا منحصر ہے اسکی رعایا کا بچہ بچہ اس کے قدم پر جان نثار کر دینے کو تلا بیٹھا ہے۔ ذرا بھی اشارا پائے تو علاوہ تندرست کے دبلی پتلی لولی لنگڑی رعایا بھی اسکے اوپر سے قلابازی کھا کے دشمن کی فوج پر جا پڑے اور پھر ایسی آڑی ترچھی لاتین اور گھونسیان چلائے کہ ساری فوج پہر بگڑتی پھرے۔ روس خان یہ نہ سمجھیں کہ رعایا ہند عرصہ دراز سے نہتی رہنے کی وجہ سے زنخی ہو گئی ہے۔ اگر اس بے دست و پائی پر بھی بگڑ بیٹھے تو روسی فوج کی جان پر بنا دینے کو بہت ہے۔ یہ جب ڈبلے پتلے ہاتھ اوٹھا کے کوسنے پر آ جائیگی تو حریف کی موٹی تازی فوج کی بھی دہجیان اوڑا دے گی۔

یاران جلسہ کی بدفالیان

جنگ ٹرنسوال کی نسبت ابھی تک یار دوستوں کی چہ میگوئیان برابر چلی جاتی ہین۔ رہ رہ کے پیسے سے مدد کرنے ہاتھ پیرون سے ساتھ دینے سے تو رہے۔ خواہ مخواہ کی نکتہ چینیان کر کے ہماری بہادر گورنمنٹ کی فتح کی نسبت بدفالیان کرتے ہین۔ مسٹر بالفور جو حکومت کے رکن خاص ہین وہ بھی [illegible] اوڑاتے ہین اونہون نے تو خاص گورنمنٹ ہی پر پھبتی اوڑائی کہ اس نے جھلا کے فوج بھیجدی یہ نہایت چھچھورپنے کی بات کی۔ مسٹر [illegible] کہتے ہین کہ ہم شعبدہ جھوٹ کے سلسلہ مین جکڑے ہوے ہین ہم نے اپنے جھوٹ کو جھوٹ بر [illegible] چھپایا اوسکے بدلے ہمکو خون کا فدیہ دینا پڑا۔ [illegible] پر جو بہا خون [illegible] اسی کا فدیہ ہے۔ مسٹر [illegible] اپنی قوم کو مخاطب کر کے کہتا ہے کہ یہ لڑائی بہت مدت تک جاری رہیگی اسکا خرچہ جنگ کریمیا کے خرچ سے بھی بڑھ جائیگا۔ میرا اعتقاد ہے کہ [illegible] شکست فاش کھائینگے۔ مسٹر [illegible] کہتے ہین کہ بوئرون نے ہمپر حملہ نہین کیا ہم خود [illegible] کے ساتھ بوئرون کی سرزمین مین گھس گئے۔ ہم اس لڑائی سے نجات نہین پا سکتے تاوقتیکہ ہم اپنے ملک پر قناعت نہ کر کے اونکا ملک اونکے حوالے نہ کر دین۔ اور چپ چاپ اپنے گھر نہ آ بیٹھین۔ مسٹر [illegible] یون ریز کرتے ہین کہ اس جنجال سے چھٹکارا پانیکی دو ہی صورتین ہین یا تو ہم خود بوئرون سے صلح کر لین یا تھوڑی بہت ہماری عزت بھی رہ جائیگی اور [illegible] تو بس لڑتے ہی چلے جاوین یہانتک کہ صفا صفا کا حساب ہو جائے۔ اور [illegible] خود لارڈ [illegible] صاحب بھی [illegible] بہادر گورنمنٹ پر ہنستے ہین چنانچہ وہ [illegible] کہتے ہین کہ جنرل بولر اور میتھوئن اور گیٹیکر کی شکست کا باعث گورنمنٹ کی سستی ہے۔ غرض سب نے اپنا اپنا راگ الگ [illegible]

آنسو تو پونچھ دیئے

مقدمہ زنا بالجبر رنگرون کی نسبت اہل رنگون مین عام طور پر ناراضی پھیلی ہوئی تھی شکر ہے کہ ہمارے انصاف پرست حضور وائسرائے بہادر نے اونکے آنسو تو پونچھ دیئے۔ یہ معاملہ ایسا اوپرا ہین پڑ گیا تھا کہ وائسرائے بہادر کو خاص توجہ کرنا پڑا [illegible] گو کہ حسب قواعد انگلشیہ مجرمون کو تو سزا نہ دیسکے مگر اونہون نے اس سزا ہی کا زلزلہ سارے حلقہ پر گرا کے ایسی الٹ پلٹ کر دی کہ جس سے تمام فوجی افسر [illegible] چنانچہ اونہون نے ایک سرکیولر [illegible] مضمون کا شائع کیا "ایک بیگناہ پر جبر کرنے والا اور اوس بیگناہ کی مدد کرنیکے عوض دور کھڑے رہکر تماشہ دیکھنے والے ناجوان سپاہیون نے [illegible] پلٹن اور اپنی رانی کی عزت پر بٹہ لگا دیا" ان فقرون سے حضور وائسرائے بہادر کی نیکدلی [illegible] منصف مزاجی۔ رعایا پروری کا پورا پورا انداز ہو سکتا ہے جب اونہون نے اپنے ذہن مین یہ سمجھ لیا کہ واقعی ایک شریف عورت کی عزت بگاڑی گئی اور مقدمہ اور پھر اوپر اوٹھا کے تمام اہل شہر کے دل دکھائے گئے۔ تو اونہون نے پھر اور ترکیب سے خبر لی۔ وزیر ہند سے فوجی افسرونکی بابت [illegible] کی اور درخواست کی کہ انکو [illegible] مین لاکے [illegible] ڈانٹ ڈپٹ ہوتی چاہیئے۔ وزیر ہند بہادر بھی ہین معاملہ فہم۔ [illegible] اونہون نے جن جن شخصون کو اس معاملہ مین غلطان [illegible] سمجھا اونکو خوب خوب بے نقط سنائین۔ افواج رنگون کے اعلا افسر بریگیڈ جنرل [illegible] کو صاف اوڑا دیا۔ اسکے بعد حضور وائسرائے نے ابھی خفگی ظاہر کرنیکے لئے ساری پلٹن کو وہان سے اوٹھا کر عدن مین پھینک دیا۔ اس تبدیلی سے واقعی اہل [illegible]

افسرون کو تاک تاک کر مارتے ہین

معلوم ہوتا ہے کہ سرحدی وحشیون نے جنگ لنڈی کوتل
وغیرہ پر اپنا معمول کر لیا تھا کہ جہان تک ممکن ہو
افسرون کو مارو۔ چنانچہ ان نالائقون کے ہاتھون کو
ہمارے بہت سے افسر ضائع ہی ہوئے۔ ایسا ہی ان
کمبخت ڈچون نے کچھہ معمول ہی باندھ لیا ہی
کہ افسرون کو چن چن کر مارتے ہین۔ ہمارے افسر
اونکی آنکھون مین خار سے کھٹکتے ہین۔ ڈچ
برابر ان نے اشارہ رہے ہین اور ہمارے افسر
دھڑا دھڑ میدان جنگ مین جت ہوتے جاتے ہین
چنانچہ جنگ پاڈی برگ مین ہماری فوج کے ۹
افسر مقتول اور ۲۹ افسر مجروح ہوگئے۔ اور
ایک افسر گم ہے جو شاید دشمنون کے ہاتھ گرفتار
ہو گیا ہوگا۔ یا کسی بیرحم ڈچ نے اوسکو بھی ٹھکانے
لگا دیا ہوگا۔ غالباً ڈچ یہ سمجھتے ہون گے کہ
افسرون کا قتل کرنا ہمارے حق مین مفید ہے کیونکہ افسرون کے
مارے جانے سے فوج بے سری ہو کر پریشان ہو جائیگی
اور پریشان فوج کا قتل کرنا یا گرفتار کرنا یا بھگا دینا
آسان ہے۔ یہ اونکی سمجھہ کا پھیر ہے بلکہ افسرون کا
مارا جانا ہمارے حق مین ایک معنی سے مفید ہے۔ وہ یہ کہ
جب فوج کا جوش زیادہ بڑھ جاتا ہے اور جلدی فوج جان
ہتیلی پر رکھکر دشمن پر حملہ کرتی ہے تو ہمارے دلیر افسر
سینہ سپر مقابلہ دیکھکر فوج کو پیچھے ہٹا لیتے ہین وہ اس
خیال سے کہ اگر ہمارے اور اونکی برابر یا کچھہ کم و زیادہ
ہین سے نتیجہ کیا ہوا۔ مقابلہ تو ہم ایسا کرینگے کہ ہماری
فوج بھی نہ آئے اور ڈچونکی لاشون سے میدان
بھر جائیگا جب افسر مر جاینگے تو فوج تو بیشک بے سری ہوجائیگی
اور اسکی جوش کا کوئی روکنے والا نہ رہیگا تو بیسری فوج
میدان جنگ مین تو ڈچونکی سر کچلکر رکھدیگی اور
کانا مین وہ شکست نہ ... ہو جاینگے

بڑے سخت جان نکلے

اچھے کمبختون سے پالا پڑا ہے کہ بھاگتے بھاگتے بھی بعض
چرکتے مارتے مرتے ہین کیسے بے باک ہین کہ چاہی کچھہ
بھی ہو کیسے ہی کیون نہ گھر جائین مگر مارنے مرنے
سے باز نہین آتے ہمارا بینگر چلتے چلاتے مارتے مرتے گرتے
پڑتے وقت ہی دشمن مین گرفتار اور سرود ہو
کو عدم آباد کا رستہ دکھا ہی جاتے ہین۔ ہماری
فوج ہاتھ دھو کر انکے پیچھے پڑی ہوئی ہے اور وہ لوگ
گردانت ہمین کر اسر مٹنے کرتی ہے مگر یہ کمبخت کچھہ
پروا ہی نہین کرتے۔ اگر بہت ہوا تو ایک مقام سے
ہٹ گئے اور دوسرے پر قابض ہو گئے۔ مگر ایسی حالت
مین بھی گرفتار کرنے اور مارنے سے باز نہین آتے
ریہو ڈلیشین رجمنٹ بٹالین میجر پیری ڈ ۱۲ ارہا جال کو
کرو کر ڈائل پولیس کے قلعہ پر حملہ کیا کمبخت ڈچون
نے اوس رجمنٹ کو پسپا کر دیا۔ کرنل واٹسن میجر
شریکر اور ۱۹ سپاہی مجروح ہوئے۔ کپتان فریخ اور ۹
سپاہی گرفتار ہو گئے۔ ڈچ نے مسٹر رو کو ایسا
کا سبق پڑھایا ہے کہ وہ قیامت تک یہ سبق
بھولنے ہی نہین مگر ہمین اپنی بہادر فوج اور بہادر
افسرون سے امید ہے کہ وہ بہت جلد یہ سبق انکے دماغ
سے خارج کر کے برٹش اطاعت کا سبق پڑھانا شروع
کر دینگے۔ آخر یہ کہان تک باز آئین گے کب تک
ہماری فوج کو پسپا اور قید کرینگے۔ ہماری گورنمنٹ کے
یہان فوج کی کچھہ کمی نہین ہے۔ ابھی یہ تو ہم ہزار دفعہ
کہہ چکے اور کہتے ہین کہ فتح ہماری گورنمنٹ کی
ہی ہوگی۔ ایک دن ضرور ایسا ہوگا کہ پریٹوریا پر ہماری
گورنمنٹ کا جھنڈا لہرا رہا ہوگا ڈچ ہمارے مقابلہ مین
بیچارے کیا کرینگے۔ اگر ڈچون کے ایک ایک کے مقابلہ مین
ہمارے چار چار سپاہی بھی مارے جائین تو بھی تعداد فوج
کے لحاظ سے فتح ہماری ہی ہوگی

جہان جائی آن نجائی

خدا جانے ڈچونکی کیسی بیچارہ ڈچی ہے کہ نقصان پر نقصان اوٹھاتے
مگر اپنی ہٹ سے باز نہین آتے۔ ہماری بہادر فوج نے جب کمبرلی کے
محصورین کی مشکل آسان کر دی تو امید تھی یا ڈن جنرل کرونجی
کو پکڑنے کے لئے فوراً دوڑی جا رہا تو یہ تھا کہ وہ موڈر ریور کو
بہی عبور کر سکے ادہر ہی ادہر جنرل کرونجی کو معہ فوج کے بھاگنے
مگر افسوس کہ وہ تہر ہی نہ پڑھا۔ ہماری بہادر فوج کی بھاگ دوڑ
سب بیکار گئی۔ ڈچونکی فوج مڈبھیڑ تو ہوگئی مگر وہ اس
سامنے بھاگ رہی تھی کہ ہماری ہندستانی دان فوج اوسے
روک نہ سکی۔ وہ کم بخت لڑتی بھڑتی نکل ہی گئی۔ بخیر اوس
تو نہ پہنچی مگر دوسرے روز ہماری بہادر فوج نے جنرل
کرونجی کو معہ لو جا گیرا۔ ڈچ خوب گھیرے گئے ہماری فوج
نے حلقہ باندھ لیا۔ اور کہا کہ تو سیدھی طرح ہتیار رکھہ کے
برٹش کے اطاعت مین خوشی سے آجاؤ۔ جنرل کرونجی نے کہا کہ
کے جواب دیا کہ یہ تو نامردون کا شیوہ ہی۔ سپاہی تو قید کی
موت کو ہزار درجہ بہتر سمجھتے ہین۔ ہم تم سے لڑکے اپنے دل کے
ارمان نکالینگے۔ مگر ہم تین چار روز کی مہلت چاہتے ہین
ابھی تو فوج کا سانس بھی ٹھکانے نہین رہا۔ لیکن اس
کو جنرل کچنر بہادر نے منظور نہین کیا۔ اور کہا کہ مہلت ایک
گھنٹے کی بھی نہین مل سکتی یا تو فوراً اطاعت قبول کر لو
اور یا دو دو ہاتھ کی تیاری کرو۔ جنرل کرونجی نے جوش مین آکے
اوسی وقت جنگ شروع کر دی۔ جنرل کرونجی کی کل فوج
تخمیناً ۴ ہزار ہی اور ہماری فوج کو تو پوچھو ہی نہین۔ الکلیم زندہ
فرد۔ ڈچ فوج ماڈر ریور کے کشتیون مین ایسی بیبسی کی حالت
پھنسی ہے کہ جیسے شکاریون کے پھندے مین خرگوش مگر کم بخت
ایسی بیچارہ ہی کہ کٹ کٹ کے مری ہی کینیڈا کی ایک فوج نے
اوسکو ایک مورچہ پر سے ہٹانا چاہا تھا مگر اوس نے پاس بھی نہ
پھٹکنے دیا۔ وہ ہی مورچہ کہ کا ... جلا کے اونکی ...
کو آگ لگا دی۔ ڈچ بھی ہماری فوج پر بڑی جرأت کے ساتھ
گولہ باری کر رہی ہے۔ ...

ادہر رخ کیا تو ادہر ادہر نکلے

پہلے جو ایک رپورٹ آئی تھی کہ جرمنون کی ایسٹ افریقہ مین ذلیل ہو گئین ۔ اب وہ میدان جنگ مین بطرح جیسا کہ آتے ہین کہ برٹش ہی کی نگاہ ۔ جیسے کہ ترم کی پا جائین

وہیں سے معلوم ہو جاتا ہے کہ رپورٹ بالکل ہی بگڑ گئی ہے ۔

میدان کے بیچون بیچ گئی کے برابر رکھے ہیں باقی رستے رستے جو ہالینڈ کی سرحد بامعجزہ کی طرح لگتے ہو گئے ہو کر ادہر کو یہ مشین ہو گیا ہے کہ برٹش فوج کا جھنڈا اور تو یہان ہی ادہر گے کی اسلئے اون خبرون کی تعلیم پہنچے تمام شہر کو شہر گون سے کہہ کہلا کر کے ڈائنامیٹ سے گرا دینون کی لئے ۔ اب وہ وہ ڈوا دو دوست ہے بین کہ اگر برٹش فوج نے ادہر کیا تو اودہ نکلے جہان پہونچے ہی پہونچے تمام شہر کو او ڈا کر نیست و نابود کر دینگے ۔ دشمنون کی کمزوری ان جرمنون سے بخوبی ثابت ہو گئی ۔ اب تو وہ نصیب کو رو رو نے لگے اور رو بین آ کر مقابلہ مین نٹ کے لڑین یہی کر کی تھا ۔ بہ اب ہماری فوج جو پہونچے بھی نہ دین وہ تمام شہر کا صفایا چٹ میدان کر کے او تخت نیست ہو جائین ۔

روسی افسر کی خریداری

مت تو آج جب سے ہی یہ چارون سے کہ ذریون کی فوج ہو خبر کا روسی بیمار ہو بیٹھے ہو گئے سے نکلتی ہے آخر کیا معاملہ کیا ہے مامانہ چونکہ پاس سامان ملک بہت ہو گی جنگی تو ادہا اودہر یہان سے نازل ہو گئے ۔ وہ ہزار روپیہ بھی ۔ گر ہمین تو خوشی ہماری فوج تعلیم یافتہ اور چارون رخ سے مہذب ہے لڑائی کے گر فن سے خوب واقف نکلے کے گہ دونون سے خوب پیار ہے ۔ وہ سکے مقابلہ مین بھلا کیا ٹھہر سکتے ہین ۔ مگر اب معلوم ہوا کہ فوج لوگ تو شکل کے بیچ مین رک بچانے والے ننگ سی ہے ۔ جرمنی ۔ روسی افسر جب روس کا ایک بہت بڑا افسر اس جنگ مین الزام جو سب فوجیون کی اسکا مشہر تھا جو جب ڈالا اور سکو ۔ ۵ اسپو ۔ ۳۲۳۵۰ روپے دو دینا پڑا اور وہ ملا کر سکا رو روپیہ کی فوج جا کر بچانے کے لئے افسر کو رو کر روپے

روسی جہاز بھی پھانس لیا

خدا جانے روس و جرمن کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ ایسے نازک موقع پر اپنی قرارداد تو نے ہماری سرکار و دولت بر کا دل دکھاتے رہتے ہین ۔ او تماشا یہ کہ جب ہماری گورنمنٹ نے ان سرکارون کو ذکی ہے کہ یون منت یارون سے بھی چلا جا زبان ۔ پھر دل مین ہو تو صاف کہدو اور اسکے جواب مین وہ یہی کہتے ہین کہ تو بہ توبہ کہین ایسا ہو سکتا ہے ۔ ہم تو تمہارے پرانے رفیق اور تم ہمارے قدیمی شفیق ہو بھلا ہم کوئی منافقانہ کارروائی کیسے کر سکتے ہین غرض جب کبھی ہماری گورنمنٹ بہادر نے ڈانٹ ڈپٹ کر لی چاہی تو وہ جھکی ہی جب سے گے اظہار عقیدت و محبت کرنے ۔ مگر اون کم بختون کی طرف سے کارروائیان برابر ایسی ہی ہوتی رہین اور ہوتی رہتی ہین کہ اگر یاد کی طرف سے چوکنا رہو تو وہ دو چار ہی برسون مین اسکو ہڑا کر دین ۔ جرمن کے دو جہاز تو پکڑے ہی گئے حال مین ایک روسی جہاز بھی اوسی راہ مین پایا گیا اسلئے ہماری بہادر گورنمنٹ نے اوسکو بھی پھانس لیا ۔ وہ روسی کمپنی کا جہاز ہے ۔

پادری فرنٹ ہو گئے

ٹرانسوال کے آس پاس جو برٹش پادری ہین لڑائی کا رخ بگڑ جانے پر دونت نماز و دعا کی درخواست کی گئی کہ وقت نازک ہے دعا مانگو کرم ہی تھا کا سہارا لو کر مسیح مسیح خود اور ہم جناب جائین تو بیڑا پار ہو جائے گا مگر افسوس کہ پادری فرنٹ ہو گئے اور دعا مانگنے کے بدلے وہان کی لاٹ پادر صاحب کنڈی کو ایک سال اسلئے جیبہ قالا لگر کر ڈالا ہماری گورنمنٹ کو تو اسے یقین کہ وہ تمام عالم کو عیسائی کر کے برٹش فوج کی کمائی کی ترغیب دیگا اور تمام عوام اپنے ہماری جنب سے کچھ اوس گورنمنٹ کی نسبت ایسی کہا کر اور رد بدتر نفرت اونسے کہ ہماری آنکھ مین بھی کیسے خون اوترا یا وہ لکھتا ہے کہ برٹش گورنمنٹ کا اس جنگ سے خاص اپنی ہی مقصد ہے کہ سونیکی کا نوزائیدہ چاند گہن خدا کی دین ایسی ہی کا ترمیم بہادر ہے ۔

چھین جھپٹ کی ترکیب

روس و جرمن نے ہماری گورنمنٹ عالیہ کو دار ادکیا اسامی بنالیا ہے دونون ملکر شہری ٹولی کی سی چالین کرتے رہتے ہین پہلے تو جرمن نے ایک اگبوٹ چھوڑا کہ وہ ٹرانسوال کا رخ کر کے برٹش حد مین گذرے بھلا ہماری بہادر گورنمنٹ کب چوکنے والی تھی جیسے ہی وہ دکھائی دیا ویسی ہی اوس کو پھانس لیا ۔ بس پھر کیا تھا جرمن کو تو یہ خود ہی منظور تھا کہ کسی طرح جہاز پھنس جائے تو مجھے اینٹھنے کا موقع ہاتھ لگ جائیگا ۔ چنانچہ جہاز پھنستے ہی اونسے لیو دیکو ۔ دوست ہمک شروع کر دی کہ خلاف معاہدہ ہمارا جہاز کیون گرفتار کر لیا گیا غرض اسنے ایسی گڑبڑ کی کہ ہماری عالی ہمت گورنمنٹ کو کئی لاکھ روپئے تاوان کے دینے پڑ گئے وہ روپیہ جرمن نے وصول کر لئے ہین جہاز او چھوڑ دیا اور ہمین آنا پڑا ہوا تھا ہماری گورنمنٹ بہادر اوسکو بھی اسی خیال سے پھانس لیا کہ اسمین ضرور جنگی سامان ہو گا ابھی اسکی بابت کوئی قطعی فیصلہ نہین ہوا ۔ مگر ہان یہ تو ہو گیا کہ دو دو فعہ دھوکہ کھا نے سے ہماری گورنمنٹ بہادر نے جرمنی جہاز پکڑنے ہمیشہ کیلئے کان پکڑ لیا چنانچہ جرمن نے کہدیا گیا کہ اس جہاز پر جنگی سامان لدا ہوگا اسکو ہم نہین پکڑینگے روس خان نے جب کہا کہ جرمن ہی تو تھا ۔

نیا سامان نئی جنگ

ایک ولایتی اخبار یہ وحشت ناک خبر سناتا ہے کہ جنگ ٹرانسوال مین جتنے بتعداد توپین بھیجی گئین کہ ولایت مین گنتی ہی رہ گئی ہین اب ہماری فوجیں لڑ رہی ہیں اور توپون کی فرمائش بھیجی کہ جلد ۵ توپین بھیجو اور ہر بڑی بڑی بھیجو ولایت نے جنگی کارخانون مین نہایت سرگرمی کے ساتھ توپین ڈھلنی اور جو موتی ڈھالی جاتی رہین جا بجا اسوقت ہمارے ساتھ بہت سلوک کیا لئے بہا کہ جنگی سامان ڈھالنے والے کارخانون کو اجازت دیدی کہ برٹش گورنمنٹ کی فرمائش پوری کر چنانچہ اونھون نے سو توپین جلد تیار ہو جانیکا اقرار کیا ہے بس کیا ہے رنگ ہی بڑھیں نیا توپین ہی تو نہ ہو جائینگی ۲ برس کے اندر مین کو کچھ روز کے لئے بند کر کے سب طرح کا سامان تیار ہو جاوے تاکہ نیا سامان نئی جنگ کا حساب ہو جاوے ۔

معرکہ آرائی

میں نے مانا کہ آج خنجر مرا گلو بھی نہیں رہے گا
گردن قاتل کے اوپر مگر ہمیشہ تو بھی نہیں رہے گا
مسٹر بمبئی پنچ بہادر - اوسلامتی کا گنبد اوچھالتا ہون - خدا کرے کہ تمہارے سر پر رسید ہو کیون کبھی تم نے ہمین بچایا بھی - پنجاب کو اخبار چی ع ج - قہر نگار کہتے ہین - اور اوسکے ساتھ ہی منٹر ہٹلکار کا دم چھلا بھی لگا ہوا ہے - تو تواب ہنر اوچھالتا ہون - اسکو شور پشت حاکمون کے پیٹھ تک ہو چکا اور - بات تیری کمبخت کی دم مین انجاب کی کڑی کڑی کچھین ۶ ہد و شور سب خیر کر خدا خواہ مجھے ایک وقع نہین ہزار بار کہا کہ بار بھری مجلس مین بڑے مجمع مین بیچ کھیت ہانک پکار کر للکار کر کہہ بار جسکا پروردگار حافظ ہو جو بندہ خدا ہو - انا لہ لحافظون اوسکا کوئی کر سکتا ہے مصرع مجھ سے خلاف ہو کے زمانہ کریگا کیا - پولیس کیا پولیس کا باوا بھی ہو تو بال بیکا نہین ہو سکتا - اجی پولیس چہ کی است کہ پیش مردان بیاید - معاملہ صاف ہو تو حاکمون کی ناک کے درمیان کے بیچون بیچ ہو کر بھی نکل جائے وہ ہزار بگڑین اور اپنے جانشینون کو ہزار شہ دین اوڑائین مگر یہان ہوتا ہی کیا ہے سے بڑھ کر مرا آپ کیا لیجئیگا مین شربت نہین ہون کہ پی جائیگا - راجہ مہاراجہ پر گدہ کیطرح ٹوٹ پڑو مجبور کو نوچ کھاؤ - کسی مہاراج کو کیکر مجکر چپٹ کر جاؤ مگر انجاب ہین کڑیل جوان - کی چوٹی رکھنے والے دیکھا لیسی تھی - پھر انجاب پر آنچ کیون آنے لگی اور بھی ہم نے ترین صاف دو ٹوک کہنے والے نہ ہم کسیکے طرفدار ہین نہ طرفداری پسند کرتے ہین چاہے جاہے کوئی حاکم ہو جاہے پولیس ہو - کسی نے طرفداری کی اور انجناب کو غصہ آیا اگی بھبھوکا ہو گئے - پھر تو [illegible]

اب چاہے وہ طرفداری رعیت کی ہو چاہے زمینداری کی - ہم ایک کو بھی جائز نہین رکھ سکتے - حاکم ہو انصاف کو عدل کو ہاتھ سے جانے نہ دو پھر کیا کہ رعیت کی پاداش پر آئے تو اب زمیندار پر لال پگڑی والے اخوان الشیاطین کو تشانہ کر دیا - کہ جھوٹ سچ کوئی مقدمہ کی پھانسی گلے مین ڈالدو - جب خود بوریا بدھنا سنبھالنے کی نوبت آئے تو اپنے چچا جان کو قدم بقدم چلنے کی ہدایت کردو - واہ سبحان اللہ - کیا شتر گربہ تا توبہ - شتر غمزہ ہے خود بجائے جانور شکار کرنے کے جاندار مگر کسی کالے آدمی کو بندوق کا نشانہ بناؤ تو کچھ پروا نہین - ہان بڑون کی بڑی بات ہے کون دم مار سکتا ہے - اچھا اب رخصت اسکے بعد پھر پوست کندہ کرکے بھیجونگا -

راقم

ش ج قہر نگار

پلیگ کمبخت
یا طاعون ملعون

سب حکیمون کے اوستاد حکیم قرخ دہلوی سے مین آپ کو بار بار یاد دلاتا ہون کہ آپ علم حکمت جانکر کیون خدا کے یہان بازپرس مین در آئیگا دیکھئے آپ نے کچھ فکر نہ کیا - بلکہ بمبئی سے ذریعہ میل ٹرین کے اس مرض کمبخت کو کلکتہ پہنچا دیا اور وہان سے پوربی ہوا کے جھونکے نے ضلع پٹنہ و سارن مین پہونچا دیا پچاسون مرا - جہان خدا آن کی آن مین ۲ [illegible] اب یہی حالت ہے (پٹنہ) تو گورنمنٹ کی طرف سے ہو رہا ہے گر رشوت کا بازار گرم ہے - ابھی تو آپ کربستہ ہو جئے اور کچھ فکر اس بلا سے نجات ہونے کی نکالئے ورنہ سمجھ جائے کہ کر و دنیا بائت اس ہندوستان پر جسکا جسکا جی چاہے ظلم کر لے - ایک تو کمبخت قحط کی خارش سے لاکھون کی صفائی ہوئی جاتی ہے دوسرے یہ ستم کہ پلیگ کمبخت نے گھر کر لیا دیکھین خدا کب فریاد سنتا ہے ہندوستانی مظلوم تو ہین ظالم پلیگ اپنا ہاتھ صاف کرلے -

راقم

ع م عظیم آبادی

اشتیاق

اللہ اللہ - اسوقت کے ٹھنڈے ٹھنڈے ہوا کے جھونکے - پھر ایسی دلفریب چاندنی رات کے منظر مین تھا معلوم کسی عاشق کے دل پر کیا اثر پیدا کر رہی ہین یہ بادل - وہ بجلی کی چمک اف یہ تاریکی اور روشنی کی تیزی اور بھی سبے بیچینی اور اضطراب بڑھاتی جاتی ہے جسطرف نظر اوٹھتی ہے بیشمار اشجار و نہالان چمن فرط مسرت سے جھومتے نظر آتے ہین ننھے ننھے پودے و لالچی پھولونکے آنکھون کو شادابی بخش ہے ہین درختون کے سایہ مین جابجا روشنی کی جھلکے ایسی معلوم ہوتے ہین گویا چاندنی رات مین تارے چمک رہے ہین کیاریون مین رنگا رنگ کے گلدستے قدرت باری تعالیٰ کا جلوہ دکھا رہے ہین - دور دور تک سبزہ خودرو کا تختہ لہلہا رہا ہے - سناٹے کا وہ عالم ہے کہ کوسون آواز کا نام بلکہ نشان تک نہین روز روکرا ہے حشرات الارض کے نغمے لتے تانین [illegible] ہوتے ہین -

اف وہ ایسے مجبوری حواس خمسہ کی حالت مین دفعتاً کسی کے اشتیاق نے زور زور کر دل وحشت زدہ مین چٹکیان لین - جگر ملے خوشی کے کھل گیا دل و دماغ کیسکے خیالی اثر سے مضطر ہو گیا کسیکی یاد پہلو مین گدگدانے لگی کلیجہ بانسون اچھلنے لگا - کسیکی

بھولی بھولی پیاری صورت اور ہنسنے وہ تبسم ۔ وہ چنچل شرگین آنکھیں ۔ بوٹا سا قد ۔ رخسار ۔ مرقلین سیمین ساقین ۔ زلف پرشکن گوری گوری کلائیاں ۔ خمیدہ ابرو ۔ سیاہ خال جبین پرشکن ۔ آفتابی چہرہ ۔ خنجر مژگان ۔ صراحی دار گردن ۔ الف کشیدہ بینی نازک نازک مسی آلودہ لب ۔ دہ دندان غنچہ دہن ۔ پیارا پیارا غبغب زنخدان ۔ دوش نسرین ۔ سیم سا دوبازو ۔ پنجہ حنائی ۔ پیدا چاہ غبغب ننھی ننھی انگشت حنائی گدرایا ہوا جوبن یاد آنے لگا ۔ ساتھ ہی اسکے وہ کسی کا روٹھنا اور کسی کا منانا وہ قہر و غضب خودبینی ۔ خودنمائی ۔ عشوہ ۔ غمزہ ۔ ناز ۔ کرشمہ چالاکی ۔ شوخی ۔ شرارت ۔ بیباکی ۔ سفاکی ۔ سنگدلی انداز خوبی ۔ وعدہ خلافی ۔ تلون ۔ دلبری جبر ۔ رقیب خواری ۔ دل آزاری ۔ ستمگاری ۔ جفاکاری کج خلقی ۔ بہانہ جوئی ۔ دروغگوئی ۔ فریب سازی عربدہ پردازی کا پھر اور پھر آمد آمد کے اشتیاق نے دل مشتاق پر ایک عجب حالت طاری کردی ذرا ذرا سی آہٹ پاکر کس شد و مد کے مشتاق نظرین ادھر ادھر تکنے لگین مسرت سے ایسا عالم ہوگیا کہ سینے مین تنفس کا لینا دشوار ہوگیا اشتیاق کی یہ کیفیت کہ رہ رہ کر پکار اوٹھا کہ وہ آئے وہ آئے ۔ دل کی یہ حالت کہ وہ آنے ہونگے اب وہ مکان سے چلے ہونگے ۔ اب اونھون نے قدم دروازے کے باہر نکالا ہوگا ۔ اب دشمنون نے مستعدات مستطیع کیا ہوگا ۔ اب وہ اس جگہ پہونچے ہونگے آگے بڑھ کر دوراستے ہونگے ۔ اگر اس راستے کی آئے تو جلد پہونچینگے ۔ وسوسات رہ رہ کر پکار دیتے ہین کہ ہائی اس شب تاریک مین خدانخواستہ راستہ نہ بھول جائین ۔ اونکے دشمنون کو مدد نہ پہونچے ۔ کسی کو خبر نہ ہوجائے ۔ ہائے اونکی

رعنائی بھی نرا عنت بنتی ہے ۔ خداوند کریم اونکو بخیریت لائے ۔ رہ رہ کر بے چینی قوت رفتار چلو بخود پیرون مین بڑھائے دیتی ہے ۔ کرچشم قدمی ضرور چاہئے ۔ کان مین ذرا ذرا سی آہٹ چونکا دیتی ہے آہ ۔ بے چینی رہ رہ کر کبھی اوٹھا دیتی پھر ادھر کبھی بٹھا دیتی ہے ۔ مایوسانہ نظرین خالی چھپرکھٹ کو ادھر اودھر حسرت زدہ دیکھنے لگتے ہین ۔ آخر گھبرا گھبرا کر مشتاق خود بخود کہہ اوٹھتا ہو شعر

اشتیاقیکہ بدیدار تو دارد دل من
دل من داند و من دانم و داند دل من

راقم

م ۔ ح ۔ م ۔ از لکھنوی

رقص کردن خود نداند صحن را گوید کجست

اے تری قدرت زمانہ بھی گرگٹ کی طرح طرح طرح رنگ بدلتا ہے جسکا اثر اہل زمانہ پر ضرور ہی موثر ہوتا ہی ہے ۔ بس انیس سو خان بہادر فتنہ انگیز الدولہ کے مسندنشین ہوتے ہی کثرت نہین تو قلت سے ایسے خیالات کی کایا پلٹ ہوئی کہ تو بہی بعلی اکثر محض ناواقف اور بعض بالکل ناتجربہ کار امور سلطنت مین علی الاتصل اونکریس حسب ذیل اڑنگ لگانے لگے ۔ پہلے ہماری چمکتی ہوئی تلوارین اور گرجتی ہوئی بندوقین اور گرجتی ہوئی دہوان دہار توپین جنگ ٹرنسوال مین نار عشاق کی طرح کیون بیکار ہوجاتی ہین ۔ دوسرے بولر صاحب بہادر نے فتح ٹرنسوال پر ڈیڑھ مہینہ کا بیڑا اوٹھایا تھا وہ حسب وعدہ سرخرو ہوکر کیون اب تک ولایت کو واپس نہین ہوئی ۔ تیسرے ہمارے معزز افسران نامردہ کار کی پنجۂ مخالف سے اب تک کیون رہائی نہین ہوئی ۔ چوتھے ہماری بہادر فوج کے مقابلہ مین فریق مخالف کے مقتولون اور مجروحون کی تعداد کیون نہین لکھی جاتی

پنجم اپنی مفلس قلاش رعایا کو دعا کیلئے پیٹ پیٹ اور سر پٹکنے کی بار بار کیون نہین دلائی جاتی (قحط سالی کی مصیبت اور جنگ ٹرانسوال کی آفت سوا ستمگر فرمائشی رونا روئے کہ اگر ٹرنسوال سیلاب اشک مین خس و خاشاک کی طرح نہ بہ جائے تو ہمارا ذمہ) ششم ہندوستان جسے فی الحقیقت سونے کی چڑیا ہے کیون بے اعتنا کیجاتی ہے ہفتم جنرل رابرٹ صاحب بہادر اب تک کس ادھیڑبن مین ہین وہ نقیر مخالف کو کیون نہین سنا دیتے ۔

نرم دلے نرم دل ہین سخت دل سخت دل
شیشہ کا شیشہ ہے یان پتھر ہو پتھر کا جواب

ہشتم مہذب انگلشیہ فوج مین دیسی نامہذب فوج بھیجکر فوج بےرنگ کیون معجون مرکب بنائی گئی پنچ بہادر ہمین جنگ ٹرنسوال کی قسم ذری تو سہی کیسے مہمل اعتراضات اور کتنے بیہودہ سوال ہین معترض صاحب اتنا نہ سمجھے کہ ع رموز مملکت خویش خسروان دانند) بھلا دیسی نامہذبون کو تفتیش اسرار سلطنت سے کیا نسبت یہ بھی وہی مثل (لنگڑے کنوا آسمانپہ گھونسلا) خیر کیا مضائقہ ہے اب ہم اون کج فہمون کو تفصیلا تفہیما تمثیلا اپنی گورنمنٹ بہادر کی مصلحت اور شجاعت کی تصویر کھینچکر دکھا دیتے ہین ۔ راقم

تیغ تو ادھی پڑی کاتتی گرپڑے ہم آپ سے
دل کو قاتل کے بڑھانا کوئی ہمسے سیکھ جائے

بقلم وحشی دیوانہ

رامپوری اولٹ پھیر

مسٹر پنچ بہادر تغیر و تبدل کی تسلیم بیان کے تھیلے مین رکھ کے اچکائے دیتا ہون ذرا سرکو جھکے کیون صاحب آج کل کے زمانے مین جو کچھ ہو رہا ہے وہ اونکی خرابی جو نکلتی ہے وہ دیکھئے

اور جو کہٹ کہٹ چہرہ شاہی وصول کرے اور دہر غلق میں دہر غلق میں کی تسبیح پڑہے وہ ایسا اچہا اور بہی خواہ ٹہرے کہ بادو شاید - مگر واہ ری گورنمنٹ ٹلے اااہا واہ ری گورنمنٹ تیرا کیا کہنا ہے کیا ہمکو ہم کس قابل ہیں جو ہماری تعریف کسی وقعت کی نگاہ سے دیکہی جائے - اور نہ نہی لیکن ہم تو اونکے تذکرے سوتے جاگتے اپنی عالیشان گورنمنٹ کی تعریف ہی کرینگے -

وہ اخبار جو ریاست رامپور سے پرورش پاتے تہے برابر چیختے گئے پکار گئے اور جہان دو چار لیٹین فرا خراٹے دار لگائیں اور ریاست سے لیے پانی ملکیا آپ جانتے ریاست کا پیسہ اور پہر ریاست بہی کون سی اسلامی ریاست مارے قریبون کے مارے تعریفون کے ہر ہفتہ کے اخبار میں پل باندہ دے قاعدہ کی بات ہو کہ ہر چیز کی انتہا ہوتی ہے ہر بات کی حد ہوتی ہے ہر امر کا پہلو ہوتا ہے ہر سخنے موقع و ہر نکتہ مکانے دارد - شامت کا مارا اگر کوئی اخبار جو راستی اور انصاف کے راستہ راستہ کا چلنے والا ہوا دستی شمہ بہی مخالفت کی بس پہر کیا تہا لگی گہسار ہونے سب جہاڑ کا کانٹا ہوکے بیچارے کے پیچہے پڑگئی گروہ اللہ ہے ریاست بہی کیا عقلمند ہے اوسنے تو .. نقش سنگ و دوختہ بر .. پر عمل کیا اور یہان آپس ہی میں لگی جوتی میں دال بٹنے وہ مہذب اخبار کے اڈیٹر مفسر قاضی مولوی سب کچہ لیکن ریاست وہ تمت اونہیں بہی جہگڑنے پر آمادہ کر دیا دیا پلاؤ اور مرغ قورمہ خستہ شیرمالین بغیر محنت کے تہوڑے ہی ہضم ہو سکتی ہیں - سٹ باشی میرے شیر کیا کہنا ہے - لگا بڑہ کے ہاتہ - اور تو اور کسی مراد آبادی نامہ نگار نے ایک مضمون سلطان الاخبار میں دیا تہا اور وہ شاید ریاست رامپور کے خلاف تہا

اگرچہ ہم نے سلطان الاخبار کا وہ مضمون نہیں دیکہا لیکن تیا شا اتنا ضرور کہتے ہیں - کہ اتنا مخالف نہ ہوگا جسقدر غرفش کی گئی - قریب قریب چار پانچ اخبارون میں دیکہا سلطان الاخبار کو تنبیہ کیا گیا - ہائے ہائے افسوس ہے - بدوزد و طمع دیدہ ہوشمند - اخبارون کی (زیادہ خوشامد کی وجہ سے) وقعت نہین ہے - اب آجکل اونکی ویران و پروپرائٹران اخبار نے تحصیل کا سیدہا لگا نکال لیا ہے کہ او نہے اور کسی ریاست مین جاد ہکے - کون ہیں صاحب اخبار والے کی خاطر ہونے ہفتہ دو ہفتہ جہان رہے تر تراتے مال چہکے دس پانچ خریدار ریاست میں پیدا کئے چلتے وقت سو دو سو روپیہ ریاست سے نذرانہ میں وصول کئے اور کہٹ سے وطن شریف میں داخل خیر سے پہلے ہی ہفتہ کا اخبار ریاست کی تعریف میں رنگا ہوا ہے - جسطرح ڈفالی جیٹہ میں بہرائچ کے میلہ ستر کہو کے میلے میں غازی میان کا جہنڈا لیکے جاتے ہیں یہہ موسم اونکی کمائی کا ہے یہی صورت اب اکثر مالکان اخبار نے پیدا کر لی ہے ہمارا یہ مطلب نہیں ہے کہ عموماً اخبار والونکا یہی طریقہ ہے نہیں بلکہ وہ خوشامدی اخبار جنکے کالم کسی ریاست کی تعریف میں ہر ہفتہ رنگے ہوئے معلوم ہون بس سمجہ لیجئے کہ کچہ دال میں کالا ہے اخبار کا یہ فرض نہیں ہے کہ جہوٹی تعریفونکی رنگ کے پبلک کی نگاہ میں وقعت پیدا کرے یا خواہ مخواہ کسی کی ہجو کرے لاحول ولا قوۃ اخبار کو اپنا راستہ ہی الگ بنانا چاہیے - وہ کیا ہے وہ صداقت ہے جسکے معائب دیکہے وہ ضرور ظاہر کرے اور جس کے کار نمایان ہون اوسکو پوشیدہ نہ کرے - لیکن ایسی صورت میں بہیک کا پیالہ کیونکر بہرے رامپور کی مخالفت میں جامع العلوم نے

کچہ زہر اوگلا جسکو ہم کسیقدر تعصب سے رنگا ہوا کہہ سکتے ہیں یہ بہی بری بات ہے کہ خواہی نخواہی ضد پر کمر باندہ لی جائے خیر ہمکو تو اس سے کچہ مطلب نہیں وہ جانیں - ہمکو اسوقت صرف اسبابات کا اظہار منظور ہے کہ پیاری گورنمنٹ سے نہ دیکہا گیا کہ ایک جلیل الشان والی ریاست چند خود غرض لوگون کی وجہ سے خراب حالت میں ہے یا اسکا برا اثر آئندہ کوئی مادہ فاسد پیدا کرے چنانچہ اسی بنا پر نواب جیش صاحب دبہادر شاہ خان و دیگر ایک صاحب کو ریاست سے جدا کرکے - جہانسی - الہ آباد - گورکہپور وغیرہ مقامات میں بود و باش کیواسطے حکم دیا گیا جسکی تعمیل بہی ہوگئی - یہ اوسی خیر کا نتیجہ نکلا ہے جو نومبر میں مشہور ہوا تہا کہ آٹہ شخص ریاست سے علیحدہ کئے جائینگے - کون صاحب یہ لوگ جو ریاست سے علیحدہ کردئے گئے یہ لوگ بہنے پاناکر فضول بتے لہو لعب میں رئیس کو خراب کرتے تہے - اچہا اب جو خبر مشہور ہوئی ہے کہ نواب محمد اسحاق خان صاحب وزیر رامپور پہر اپنی اوسی سروس پر گورنمنٹ کے یہان واپس جائینگے اور بجائے اونکے صاحبزادہ حمید الظفر خان صاحب وزارت کا کام انجام دینگے - اسکے کیا معنی خدا کرے یہ سنہ ۱۹۰۰ کہیں جلدی سے غائب ہو اسکے رنگ تو ابہی سے خراب معلوم ہوتے ہیں - یہ تغیر و تبدل اعد رامپور میں اولٹ پہیر کیسا -

راقم

ایک مخبر

ضیغم شوخ نگار

پٹ جاتے ہیں بجلی کے ڈر سے
آہی یہ گھٹا دو دن تو برسے

پیارے پنچ بہادر اف ہا ہا ہا مجھ سے نہ پوچھو کہ اس وقت کیا حال ہے ۔

رم جھم رم جھم مینہ برستا ہے

واہ واہ مزے آ رہے ہیں لیٹے ہیں بجلی کی چمک بادل کی گرج ۔ ہائے ہائے ۔ کر کسی فرقت زدہ کی طرح جگر بادہ پیا ہوئے ہے اپنے پیارے ہجری دشت [illegible] ہے کہ گونہ بجلی بھی شرما جائے ۔ طلاقت بجلی کی [illegible] تھی جب ہی تو سکندر کا پھوا تو نہیں پڑا ۔ وہ بجلی بجلی ۔ پھر ہمیں کیا ہم گھر سے مرد حقوں چلے ہوئے خاص [illegible] کے سولوی یہ تاریکی اور بارش کی کیفیت اپنے کمرے میں پڑے پڑے دیکھ رہے ہیں بھولے سے بھی اگر کسی کا خیال آ گیا تو وہ ہیں ہیگروں دربن [illegible] گر ڈالا ہے اس پانچ دفعہ بجلی کے گال پر ہاتھ لگا لئے ۔ پائیں کروٹ سے لیٹے ہیں آگے میز پر لیمپ رکھا ہے اور پنچ بہادر سے باتیں ہوتی ہیں ۔ کبھی فوجوں کی سینہ زوریوں پر نگاہ ہے کبھی جنرل بوتھ اور جنرل [illegible] کی حالت پر آہ ہو گئی یہ وقت اور انکے واسطے قدرت نے قابل عیش بنایا ہے جو کسی کو آغوش میں لئے ہوئے ہیں ۔ اکیلے ہیں تو بیٹھے جو ہیں کسی کا ۔ کے مصداق ہیں ۔ اور ہر [illegible] اور کوئی مارے خوف کے لپٹی ہوئی اور کوئی سخت سخت چیز سینہ میں چبھتی ہوگی اور نازک نازک ہاتھ کسی کے سر کے نیچے سے جلدی جلدی نکال کے مہندی لگے ہوئے ہاتھوں کی انگلیاں کا نوں پر رکھ لیں خیر جی مت کے حوصلے آزمائے ہونگے ۔ بی برساتی خانم نے بھی ایسا لطف نہیں دکھایا جو قبلہ کارا ہے ۔ واہ واہ تیری قدرت تو جو کرتا ہے بخشتا کرتا ہے

ایک عالم کو پاس تھی زندہ درگور ہو چکے تھے گر اکو ہزار شکر ہے کہ تو نے اپنے ناچیز بندوں پر رحم کیا پانی مانگتے مانگتے آب دیدہ بھی خشک ہو چلا تھا ۔ سعدی

ناکو جا ہیں ہوں ترے ہر کرم کے رستے
ایک چلو ہمیں دریائے عطا سے پانی

بکتے بکتے زبان بھی سوکھ چلی تھی کہ تو نے رحم کیا یہ پانی نہیں برسا غدر برسا زر و سیم برسا ۔ لکھنؤ میں تو خوب بارش ہوئی دو ہفتہ تک آفتاب علی خان کے درشنوں کو ترس گئے تھے پنجاب تک بھی بارش ہوئی نہ کہ جیسی اودھ میں ہوئی ۔ بنیوں کا تو خون ہی خشک ہو گیا اور ہر قطرہ باراں جسقدر زمین پر گرتے تھے اوتنے ہی قطرہ خون کے بنیوں کے خشک ہوئے تھے بس یہ ایک ترکیب ٹرانسوال کی فتح کی نکالی گئی ہے کہ ذرہ ذرہ ہمیں کا شکار اور نے مقابلہ گورنمنٹ کی شان کے خلاف ہے ہمارے نزدیک گورنمنٹ ہندوستان کے بنیوں کو پکڑ کے ٹرانسوال بھیجے ۔ یہ وہاں جا کر قحط پھیلا دینگے ۔ آپ ہی مارے بھوکوں کے جب پریشان ہو گے تو خواہ مخواہ اطاعت انگلش گورنمنٹ کی کرینگے نبش کرنا کیا ضرور

ہوگئی ۔ ہوگئی ۔ ہوگئی

خوشی سے جسے دیکھو پھر شادماں ۔ زبان پہ ہے یہ کہتا ہے ہر خاص و عام
بہادر یہ سہرہ سلامت رہیں　مبارک ہو تم کو ہزار عام

مولانا پنچ بہادر سنبھل بیٹھو ۔ بلکہ وہ ہم ہٹتے ہیں ۔ ہٹو ۔ ارے چاہنے آپ کون ہیں ۔ اجی صاحب ہم ہیں ۔ الله ہیں کون ہم ہیں ہم ۔ تو ارے میاں آخر کچھ کہو گے بھی ۔ کون ہو ۔ بتائی دیتی ۔ اچھا سن لو ۔ ہم ہیں مشہور مسزدیک پنچ بہادر کے نامہ نگار مسٹر آفت ۔ آخاہ آپ ہیں آئیے تشریف لائیے ۔ بعد مدت کے آئے کیا خبر لائے ۔ بس ہوگئی ۔ ہیں ہیں خیر باشد ۔ کیا ہوگئی ۔ لیکن ریاست میں کسی سے خطا سرزد ہوگئی ۔ یا کسی کو سزا ہوگئی ۔ اجی بس ہوگئی ۔ کیا ممبری کی کوئی جگہ خالی ہوگئی ۔ یا شہر کے رئوسا میں لاگ بازی ہوگئی یا آپکی کسی پری پیکر سے شادی ہوگئی ۔ واہ صاحب واہ ۔ اچھے بوجھ بوجھکڑ نکلے ۔ ہم زمین کی کہتے ہیں آپ آسمان کی سمجھتے ہیں ۔ اجی حضرت ہوگئی ۔ ارے تیرے کمبخت کی ہوگئی ہوگئی کر کے دماغ کھا جائیگا ۔ کچھ کہتا سنتا بھی ہے یا نہیں ۔ تو کیا مولانا پنچ آپ نہیں سمجھے ۔ میں کیا خاک سمجھا پتھر سمجھا ۔ تم کچھ کہو تو سمجھوں ۔ بس حضرت آپ ناراض مت ہوجئے لو بتائے دیتا ہوں ۔

۱۷ ۔ فروری سنہ ۱۹۰۶ کو بڑی دھوم دھام کے ساتھ چھوٹے نمبر کے سرکشتہ بہادر سرونا بن کی رسم گدی نشینی ادا ہوگئی ۔ اسمیں مہاراجہ صاحب کے کل بھائی بیٹے و جاگیرداران وغیرہ شامل تھے انتظامات روشنی و نیز دیگر آرایش نہایت مناسب و معقول تھا ۔ چار بجے سے دس بجے تک سرداران و رئوسا ریاست کی آمد رہی ۔ گیارہ بجے جناب مہاراجہ صاحب بہادر تشریف لائے ۔ توپوں کی سلامی سر ہوئیں ۔ گارڈ آف آنر ۔ حاضران پلٹن رسالہ نے بھی حسب دستور سلامی دی ۔ دہمان و علم برداران دعا ترقی اقبال و دولت کی اپنی اپنی مقام پر کھڑے ہوئے ۔ کچھ دیر تک عالم رہا ۔ بعد کو مہاراجہ صاحب کی طرف سے انعام وغیرہ تقسیم ہوا مسٹر ایف آر جون صاحب بہادر بہادر سپرنٹنڈنٹ انجنیر جو کہ [illegible] میں کلا تھا

مہاراجہ صاحب کی طرف سے ایک بندوق جسکی قیمت پانصد روپیہ سے زیادہ ہے - عطا کی اور ایک پٹاری سنہرے زیور کی صاحب موصوف کی میم صاحبہ کو دیکی - جون صاحب بہادر نے دو گھوڑے مہاراجہ صاحب کی نذر کئے ناچنے کودنے مین بہانے خوب ہین - بابو نرائن سنگھ صاحب وزیر ریاست کو بھی انعام مین ایک اسپ واسطے سواری ملا - مگر افسوس ہے کہ محکمہ فوجداری کے ملازمان کو انعام بہت کمی کے ساتھ ملا یعنی کل روپیہ ۴۳ ہزار اور اوسمین سے بھی کمی کیا گیا تو ۲۳ ہزار رہا - نہ معلوم یہ غلطی کونسل کی تھی یا کسی اور منتظم کی - اس انعام مین کمی کرنے سے ایک قسم کی خساست پائی جاتی ہے جسکے باعث لوگ اپنے دلمین بہت ہی مایوس ہو رہے ہین - اگر ان کا مونہہ تھوڑی تھوڑی مٹھائی سے بھر دیا جاتا تو بہت مناسب تھا کیونکہ یہ لوگ بڑی جانفشانی اور کوشش اپنے کام مین کرتے ہین - غلام محی الدین کشمیری انعام دوشالہ وغیرہ لیکر بہت خوش ہوئے - اور دیگر رعایا بھی خوشی سے دعا کرتی ہے -

راقم

شیخ زین الدین آفت

از بڈہانہ ضلع مظفرنگر

یہہ مسلمانی اور تین کانڑ

کیون بہنی ناظرین ذرا انصاف تو کرو کیا اسی کا نام مسلمانی رہگیا ہے - کہ تکرین لگا لگا کر تہا گزر گزر کر منحوس پیشانی پر ڈیڑہ انچہ کا مدور گہٹا بنالیا یا صورت بوم سیرت پیچ تا نگر ہوے بالونکا آدہا فٹ جہاڑ جھنکاڑ بڑہالیا سر مونڈے بیل یا کمہار کے گدہے کیطرح اوپر چکر لگائے - اور ادہر اودہر چکر لگا آئے اور حرام مال حلال کرنے کے لئے حاجی صاحب کہلانے لگے وائے بران حاجیان جو حقدارونکی حق تلفی کریں یا غریب مزدوروں سے محنت کرائین اونکی اجرت میراث کا مال سمجھکر ہضم کر جائین - لطف تو یہ ہے کہ صورت عین مین حاجیونکی سی جسے دیکھکر شیطان بھی دہوکہ کہائے سیکڑون صلواۃ سنائے - اور سیرت با عملی تجربہ معاذاللہ جسے ایک دفعہ سابقہ ہو گیا پھر وہ ہی دور سے پہٹکار برسائے - نام کو بندہ اللہ مگر کام مین کچے غلام شیطان - ہمارے ناظرین شاید خیال کرینگے بلکہ عجب نہین کہ ہمارے مضمون پر ہمین کو کھوٹی کھری سنانے لگین کہ رند خرابات ہو کر حاجیون اور زائرون کو برا بھلا کہہ رہا ہے - توبہ توبہ معاذاللہ جو مردود حاجیون کو برا کہے ہم اوسکو کافر سمجھتے ہین - جو شرعی حاجی ہین جنکا عملدرآمد حاجیون کا ہے ہم اونکو واجب التعظیم قابل تکریم تسلیم کرتے ہین - اونکی خدمت و عظمت کرنا موجب سعادت و برکت سمجھتے ہین - لیکن یہ کہے بغیر بھی ہم نہین رہینگے کہ ایسے حاجی الجماعت لوگون سے بچنا چاہئے (جو حق العباد ڈکار کے لئے حاجی کہلائین بھلا بہگت بنکر حرام حلال علق مین نگلجائین) یہ حاجی نہین پاجی ہین - ایسے حاجیون سے وہ رند بدرجہا بہتر ہین جو معاملداری اور حق شناسی مین پورے ہون غریبون کو بجائے ستانے کے فائدہ پہونچائین چنانچہ حافظ علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا ہے - شعر

حافظا میخور و رندی کن و خوش باش ولے

دام تزویر مکن چون دگران قرآن را

خیر - بالفعل ہم اپنے مخاطب اللہ حاجی صاحب کو بطور دوستانہ سمجہاتے ہین کہ ہٹ دہرمی سے باز آئین - غریبون کو نہ ستائین بیچارے حقدار کا معاملہ صاف کردین تہوڑے سے معاملہ پر نیت ڈانوا ڈول کرکے دین و دنیا کی روسیاہی نہلین یہ بہی ہم کہے دیتے ہین کہ اگر ہماری اس تحریر کا کچھ خیال نہ کیا اور در پردہ سمجہانے کو کچھ نہ سمجہا تو آئندہ خلاصہ نام معہ سراپا بے ایمانیون دغلی دغا بازیونکے (یعنے معاملات کا صاف صاف فوٹو) پبلک مین پیش کر دینگے -

راقم

اجی حاجی صاحب سمجھ جایئے نہ کرو دغا کام مین لایئے

بقلم

خیرخواہ کل از کلکتہ

ہوہ غزل

ہم کرین کس سے شکایت ہائے ہائے
دلمین اپنے ہے جو حسرت ہائے ہائے

تیرہ بختی یہ ہماری دیکھئے
کی خدا نے کالی رنگت ہائے ہائے

ہوتے گر یورپ مین پیدا کاش ہم
گوری گوری ہوتی صورت ہائے ہائے

کام آتے ہم بھی ایسے وقت مین
ہم بھی کرتے کچھ تو خدمت ہائے ہائے

کرتے اپنی جان فدا سرکار پر
دیتے دشمن کو ہزیمت ہائے ہائے

ہے خدا شاہد کہ تن و کشور یہ
ہمکو ہے جتنی محبت ہائے ہائے

ہمکو کچھ انعام کی پروا نہین
جان نثاری کی ہے حسرت ہائے ہائے

ہم یہان آرام سے سوتے ہین
اور وہان گورون پہ آفت ہائے ہائے

ہائے قسمت نے نکما کر دیا
ہے اسی کی ہمکو غیرت ہائے ہائے

مصر مین کابل مین ہنسی جان دی
اور اوٹھائی سب مصیبت ہائے ہائے

عربی پاشا سے مقابل ہم ہوئے
افریقہ مین پائی نصرت ہائے ہائے

جنرل رابرٹس کو معلوم ہے
ہے ہماری جو حقیقت ہائے ہائے

آپ سے جنرل بڑی امید ہے
آپ پر بھی حق خدمت ہائے ہائے

کچھ ہماری بھی مدد فرمایئے
جس سے نکلے دل کی حسرت ہائے ہائے

تیغ اپنی اور گردن کا گلا
ہے خدا سے بھی منت ہائے ہائے

فتح ہو برطانیہ کی زور اقبال
اور دشمن کو ہزیمت ہائے ہائے

راقم

کلے والے

جاسوسونکی کا اوپرمن

جنرل کرونجی کی فوج معہ ایک ہزار رسدی گاڑیون کے واپس آرہی ہے ۔ اسکے پچھلے حصہ کے سپاہی برٹش تعاقب کرنے والون کا مقابلہ کرتے ہوئے بھاگ رہے ہین ۔ غالباً اسطرح بھاگتے ہوئے بلومفونٹین تک لڑائی جاری رہیگی ۔ برٹش فوج کمبرلے کیطرف سامان رسد بھیجا رہی ہے ۔ اخبار ڈیلی نیوز مظہر ہے کہ فوج ایک جان توڑ کوشش کے بعد ہمارے ہاتھ سے نکل بھاگی ۔ لارڈ رابرٹس نے فری سٹیٹ والون کیلئے ایک تسلی بخش اعلان شایع کیا ہے جسمین لارڈ موصوف نے ظاہر کیا ہے کہ برٹش گورنمنٹ تم لوگون کسی طرح ناراض نہین ہے ۔ اور اُسے یہی خیال ہے کہ تم لوگون کو تمہاری گورنمنٹ کی غلطی کے برے نتایج سے بچائے اور اب تمہین چاہیئے کہ برٹش گورنمنٹ کی مخالفت سے ہاتھ اوٹھالو اور اوس کی دوستی کا دم بھرو ۔

محصورین کمبرلی کی رہائی کی خبر سننے سے محصورین لیڈی سمتھ بہت خوش ہوئے ہین اور اب اون مین ایک نیا جوش پیدا ہوگیا ہے دشمن کے مقابلہ کیلئے مستعد ہین ۔

ریوٹرز سرلیور سے تار دیتا ہے کہ جنرل برابنٹ کی نوآبادیون کی فوج نے ۳ روز تک شدید مقابلون کے بعد بلوائیون کو بیتھوک اور ڈورڈریچٹ کے درمیان کے اضلاع سے بھگا دیا ۔ اور اونکے سامان رسد کی گاڑیون پر قبضہ کیا ۔ ہمارا فوجکے ۲ سپاہی مقتول و مجروح ہوئے ۔ میجر دو افسر بھی ہین ۔ ڈورڈریچٹ کے شمال مین دشمن کے ذخیرہ موجود ہے پر سخت لڑائی کے بعد قبضہ کیا ۔

جنرل کیلی کینی کی فوج مین انلینڈ برگیڈ بھی شامل ہوئے اور اب بڑی قوت کے ساتھ جنرل کرونجی کا تعاقب ہو رہا ہے ۔ جنرل کیلی کینی نے دشمن کی ۱۰۰ رسدی گاڑیون پر قبضہ کیا جنرل فرنچ بھی دشمن کے تعاقب مین کمبرلی سے روانہ ہوچکے ۔

جنرل فرنچ کو محصورین کمبرلے کو چھوڑانے کے صلے مین میجر جنرل کے عہدے پر ترقی ہوئی

پنجاب گورنمنٹ نے حکم دیا کہ ہیضہ وغیرہ تمام بیماریون کے متعلق رعایا مین ایک مختصر کتاب کیجائے ۔

بعض تربیت یافتہ لیڈیون نے بطور نرس کی جنوبی افریقہ کے جنگ مین فوجی مجروحین کی تیمارداری کے لئے جانیکی درخواست کی گورنمنٹ انکی درخواست پر غور کر رہی ہے

وادی توچی مین ۱۱ تاریخ کو ہم قاتلون نے موضع میران شاہ پر ڈاکہ ڈالا ۔ ہم ڈیپاتیونکو قتل اور ۵ کو مجروح کیا ۔ شور ہوتے ہی بھاگ گئے ۔ فوجی رسالہ نے تعاقب کیا لیکن کوئی نہ ملا

فیروزپور مین وہ ڈاکو گرفتار ہوئے جنہون نے کئی ایک پولیسمین کو مجروح کرکے اون کی وردیان لوٹ لی تھین ۔ بڑی مشکل سے پتہ لگا ہے

پشاور لین کے سٹیشن راہداری پر ۳۰ کی شب کو ڈاکہ پڑا ۔ ڈاکو سینہ زوری سے بہت کچھ لوٹ کر بھاگ گئے پولیس نے ایک مجرم کو گرفتار کیا ہے جسکو سٹیشن کے اسٹاف نے پہچان لیا ۔

کلکتہ مین ہندوستانی فوج والینٹر کا چندہ ایک لاکھ نو ہزار تک پہونچگیا ہے ۔ اسمین کرنل بھینسہ دان افسر فوج کا ۷۰ ہزار بھی شامل ہے ۔

ایک فوجی حکم شایع ہوا ہے کہ خارج شدہ فوجی سپاہ ایک سال کیلئے شہر کی حفاظت کیلئے فوجین بھرتی ہونا چاہین تو وہ بخوشی داخل ہوسکتے ہین ۔ اونہین اس خدمت کے معاوضہ مین گورنمنٹ کیطرف سے ۱۲ پونڈ دئے جاینگے ۔

کلکتہ کی تازہ خبرین مظہر ہین کہ سر ولیم لاکہارٹ صاحب بہادر رو بصحت ہین ۔

کلکتہ مین ۱۸ کی شام کو بڑے گرجے مین فوجی والینٹرون کے لئے دعا مانگی گئی ۔ بڑا عالیشان نظارہ تھا ۔ حضور ویسرائے لیڈی کرزن ۔ لاٹ بنگالہ ۔ لاٹ پادری بھی موجود تھے لارڈ بنگالہ و کرنل لمسڈن لے دعائیہ گیت گائے ۔ لاٹ پادری نے دعا مانگی کہ یہ موقعہ بے مثال ہے ۔ اور قومی و روحانی ایکے کا مظہر ہے ۔ بڑا موثر سمان تھا ۔ والینٹرون کو دل بڑھانے والے فقرے کہے گئے ۔ تمام حاضرین نے گیت گایا ۔

افواہین مشہور ہورہی ہین کہ لیڈی سمتھ کے ڈچ محاصرین رفتہ رفتہ وہان کھسک رہے ہین ۔ ڈچون کے مقام دریائے ریٹ پر برٹش سامان رسد پر قبضہ کرنے کے متعلق مزید حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا بہت کم سامان رسد ڈچون کے ہاتھ لگا ۔

اخبار انڈین ڈیلی نیوز لندن کے ۱۹ فروری کے تار سے مظہر ہے کہ ڈچون نے پسپا ہوتے وقت گھبراہٹ مین میگرسفونٹین پر اپنی بڑی توپین چھوڑدین کمبرلے کے ڈچ باشندون کا ذکر ہے کہ جنرل فرنچ نے بھاگتے ہوئے ڈچون پر دو سخت حملے کئے جنمین دشمن کا بڑا نقصان ہوا ۔

جنرل بولر بالابس فارم سے تار دیتے ہین

۱۵ کو ۱۵ ماہحال سے ۱۸ تک میری فوج کے کپتان برنی اور ۲۳ سپاہی مقتول اور ۶ افسر اور ۲۰۵ سپاہی مجروح ہوئے۔

جنگ وازروال ڈرفٹ مین ۱۵ ماہحال کو ۱۰ افسر اور ۲۶ سپاہی مجروح ہوئے۔

ڈچون کا ایک تار مظہر ہے کہ وومولسٹن رجنٹ کے ۱۴۰ سپاہی ہمارے ہاتھ گرفتار ہوئے۔ جن مین ۴۴ سپاہی مجروح ہین۔

آرنڈال سے گشت کے لئے ایک جماعت روانہ ہوئی تھی۔ اس گشت سے یہ پتہ لگا کہ یہان دشمن کی قوت بہت کم ہے۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ دس ہزار ڈچ جنرل کرونجی کی مدد کیلئے روانہ ہوگئے ہین۔

لارڈ ولزلی کو ہر مجسٹی کوئن وکٹوریہ کا ایک خط وصول ہوا ہے جسمین لکھا ہے کہ شہر کے حفاظتی انتظام کی ضرورت پر غور کرکے مین اپنے پرانے افسرون اور سپاہیون سے اپیل کرتی ہون کہ ایک سال تک اور میری خدمت کرین۔ مجھے انکی ملکی ہمدردی اور گورنمنٹ کی وفاداری سے ایسی امید ہے کہ یہ ضرور ایسے وقتمین کام آئینگے۔

قحط ہند کے امدادی فنڈ مین ہر مجسٹی کوئن وکٹوریہ نے ایکہزار پونڈ۔ پرنس آف ویلز نے ۱۰۰ گینی ڈیوک آف یارک نے ۱۰۰ پونڈ اور ڈچز آف ویلز نے ۱۰۰ پونڈ عطا کئے۔

سرحد چمن کی چوکی پر ۸ پٹھان قیدی حوالات توڑکر سرحد عبور کرکے افغانستان کو بھاگ گئے کوئٹہ کی خبر کہ ریلوے تا ایم کپیر کا اب تک پتہ نہین ہزار تلاش کی۔ پانیر کا انسپکٹر سرک

بدستور مفقود ہے۔

ملتان مین رفع تکلیف قحط کیلئے چندہ کرنیکا ایک جلسہ گزشتہ جمعہ کو ہوا۔ قریب ۲۰۰۰ روپیہ کے جمع ہوا۔

اخبارات مظہر ہین کہ جنرل کرونجی میگرسفونٹین چھوڑتے وقت پانچہزار سپاہی اور سب بڑی توپین اور سامان رسد اپنے ساتھ لے گئے باقیماندہ سپاہیون کو جنرل مذکور نے حکم دیا کہ وہ جدا جدا نکل بھاگین۔ جنرل کرونجی کی فوج کا پچھلا حصہ بھاگتے وقت برٹش تعاقب کرنیوالون کے حملون کا جواب دیتا رہا۔ اور باقی تمام فوج نے خاموشی اور سلامتی کے ساتھ موڈر ریور کو عبور کیا۔ جو برٹش فوج اس غرض سے روانہ کیگئی تھی کہ جنرل کرونجی کو موڈر ریور عبور کرنے سے روک دین وہ بہت دیر مین پہونچی۔ جنرل کرونجی کی فوج کا پچھلا حصہ برٹش تعاقب کرنیوالون کے حملون کا جواب دیتے رہنے کے باعث اپنی فوج سے بہت دور ہوگیا تھا۔ مگر آخرش اوس سے مل گیا دوسرے روز صبح تک ہماری فوج نے تعاقب جاری رکھا۔

پریٹوریا کا ۲۰ ماہحال کا ایک تار مظہر ہے کہ کرنل کی تھرنٹ فیریرا اتفاقاً مقتول ہوئے پریسیڈنٹ کروگر کا رپورٹ ہے کہ ڈچون نے برٹش فوج کو پسپا کیا۔ جو جنرل کرونجی کے مورچہ کا محاصرہ کرنے کی کوشش مین لگی ہوئی تھی جنرل ژوبرٹ رپورٹ کرتے ہین کہ ڈچون نے پارڈبرگ اور کولنسو کے درمیان کئی پہاڑی مورچون پر حملہ کرکے قبضہ کیا

برٹش فوج کے ۸۰ سپاہی گرفتار ہوئے۔

رہوڈیشین رجنٹ بابتہ میجر برڈ ۱۲ ماہحال کو کروکوڈائل پولیس کے قلعہ پر حملہ کیا ڈچون نے اس رجنٹ کو پسپا کردیا۔ کرنل ہاشٹ میجر سٹربکر اور ۱۹ سپاہی مجروح ہوئے۔ کپتان فریج اور ۹ سپاہی گرفتار ہوئے۔

فیلڈ مارشل لارڈ رابرٹس ۲۰ ماہحال کو پارڈی برگ سے تار دیتے ہین کہ ۱۶ و ۱۸ ماہحال کی لڑائی مین جنرل ناکس اور جنرل اسکینر میکڈونلڈ مجروح ہوئے۔ ان لڑائیون کی کوئی مزید تفصیل نہین ہوئی جنگ پارڈی برگ مین ہماری فوج کے ۱۹ افسر مقتول اور ۱۳۹ افسر مجروح ہوئے۔ ایک افسر گم ہے جو شاید دشمن کے ہاتھ گرفتار ہے سپاہیون کے نقصانات کی تفصیل ابتک وصول ہوئی۔

۲۰ اور ۲۳ ماہحال کو جنرل بولر کی فوج کے ۴ افسر اور ۲۰ سپاہی مقتول اور ۵ افسر اور ۹۱ سپاہی مجروح ہوئے

اتوار کے روز جنگ پارڈی برگ مین برٹش فوج کے ۱۲۶ سپاہی مقتول ہوئے۔ انکے علاوہ کئی مجروح بھی ہوئے۔

انعامی اشتہار

واضح تاریخ ۱۶ فروری سنہ ۱۹۰۰ء کو ایک نوٹ قیمتی یکصد روپیہ نمبر ای ۱۰ سے ۱۰ نمبر ۵۰۰ ۵۰ ۱ احاطہ لاہور کلکتہ پنڈت چندیل سنگھ صاحب تحصیلدار پنشن یافتہ متوطن قصبہ سرکارپور کا تحصیل برو [illegible] گم ہوگیا ہے۔ جو صاحب نوٹ کا پتہ لگا دین یا لا دین تو انکو دس روپے انعام ملینگے۔

مطبع حمیدی واقع بمبئی بھنڈی بازار مین حکیم عبد الحمید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا